بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ آغاز

افغان حکومت کا اعلان جنگ بندی
مؤثر اور مضبوط لائحہ عمل کی ضرورت

غیرت وحمیت اور ایمان واسلام کی سرزمین افغانستان میں روسی تسلط، ظلم وبربریت، خون ریزی، درندگی وسفاکی، جبر واستبداد، شرمِ انسانیت، جارحانہ اور وحشیانہ کردار، انسانی ہمدردی اور اخلاقی قدروں سے عاری، ننگ شرافت۔ خدا بیزار اور سیاہ دل کمیونسٹوں کو آنسوؤں، کراہوں اور لہو میں گندھی ہوئی حصولِ اقتدار کی طویل اور لاحاصل جنگ کے دسمبر ۸۶ء میں سات سال مکمل ہوگئے۔

ڈیڑھ کروڑ آبادی والے اس ملک کے غیور باشندوں میں پچاس لاکھ سے زائد مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا گیا۔ پندرہ لاکھ سے زائد مجاہدین کو شہید کردیا گیا۔ بے گناہ شہری آبادیوں پر بمباری، ضعیف مردوں با پردہ عورتوں اور معصوم بچوں کے جسموں کے ٹکڑے ٹکڑے کردینا۔ زندوں کا گلا گھونٹنا۔ جیتے جاگتے انسانوں کو جلانا۔ زہریلی گیسوں اور کیمیاوی اسلحہ کا استعمال، غرض ہلاکت خیزی وآدم کشی کا وہ کونسا جدید سے جدید تباہ کن اسلحہ ہے جسے نہتے اور بے گناہ افغانیوں کی تباہی کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔

مگر الحمدللہ! کہ آزادی کی اتنی بڑی قیمت ادا کرنے کے باوجود بھی مجاہدین کے حوصلے نہیں ٹوٹے۔ سودائے شہادت کا عشق سر میں سمائے بڑی بے جگری اور پامردی کے ساتھ مزاحمت کے جگر پاش نظاروں، ظلم وبربریت کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں وہ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا مسلسل مقابلہ کرکے جہاد وحریت اور تحریکِ آزادی کی شمع کو فروزاں رکھے ہوئے ہیں۔

روس کی قوت، روس کی دھمکیاں، روس کے خطرناک منصوبے اور تباہ کن عزائم کا پُرزور پروپیگنڈہ اپنی جگہ مگر اس سے حق وباطل کے پیمانے تبدیل نہیں ہوسکتے۔ حق کا غلبہ اور باطل کی شکست قدرت کا اٹل فیصلہ ہے۔ کہ من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله: تاہم سیاست وتدبیر، توکل علی اللہ، عزائم کی پختگی، نیت کی درستگی، وحدت امت، ربطِ ملت، باہمی اعتماد، اتحاد وتنظیم اور جہاد کا تسلسل نبوت کا پیغام ہونے کے پیشِ نظر امت مسلمہ کا اولین فریضہ ہے۔ بے نظم اور کمزور سہی مگر پھر بھی انہی اصولوں پر افغان مجاہدین

سات سال کے طویل عرصہ سے اپنے سے ہزار چند طاقت ور اور خونخوار دشمن کے ساتھ معرکہ کارزار میں نبرد آزما ہیں اس دور میں اور ایسی شجاعت و استقامت، کیا یہ کوئی کم غنیمت ہے ؎

شکست و فتح نصیبوں سے و لے اے میرؔ
مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

بدر اور احد اور حنین و احزاب کی یاد تازہ کر دینے والے افغان مجاہدین کے ناقابلِ شکست عزائم، مومنانہ شجاعت اور سرفروشانہ جذبۂ جہاد و آزادی جہاں روسیوں کے لئے ایک ناقابل تسخیر حقیقت بن چکا ہے وہاں دنیا بھر کے مسلمانوں اور تمام عالمِ اسلام کے لئے آزمائش و ابتلاء اور امتحان کی ایک کسوٹی اور پرکھ و پہچان کا ایک خدائی معیار بھی قرار پایا ہے۔ حفیظ اللہ امین۔ ترہ کئی ببرک کارمل۔ ڈاکٹر نجیب اللہ۔ جی ایم سید اور اسی بلاک سے تعلق رکھنے والے خواہ افراد ہوں یا جماعتیں روسی گماشتے بن کر ناکام ہو گئے ہیں۔ اور اپنے لئے اخروی نحوستوں اور ابدی ہلاکت کے ذخائر جمع کر رہے ہیں۔

مگر ازلی سعادت مند اور نیک بخت مسلمان تمام مسلمانوں کے امتِ واحدہ، جسدِ واحد اور باطل کے مقابلہ میں بنیانِ مرصوص ہونے کے تصور کے پیشِ نظر افغانستان کے جہاد کی نہ صرف یہ کہ تائید و حمایت اور تبلیغ و اشاعت کر رہے ہیں بلکہ خود بھی عملاً شریک ہو کر ہر قسم کی جانی و مالی قربانی میں پیش پیش ہیں۔

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں بھی روسی لابی سے تعلق رکھنے والے ضمیر فروشوں کا ایک ٹولہ جہاد و ہجرت کی مخالفت کی ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ افغانستان پر روسی تسلط کے ساتویں سال کا اختتام ہو یا ڈاکٹر نجیب اللہ کا ۱۵ جنوری سے پُرفریب اعلانِ جنگ بندی، غرض کوئی بھی مناسب یا نامناسب موقع ہو ان کی حقیقی دلچسپی افغانستان کی آزادی روسی فوج کی واپسی اور افغان عوام کی آسودگی اور کامیابی سے نہیں ۳۰ لاکھ مہاجرین سے نجات پانے میں ہے۔

حیرت ہے کہ انگریز سامراج کے خلاف اپنی جدوجہد اور تحریکِ آزادی کا بڑے فخر سے ذکر کرنے والے بھی افغانستان سے روسی سامراج کے خلاف آزادی کی جنگ لڑنے والوں کو مطعون کرتے اور انہیں باغی اور غدار کہہ رہے ہیں ایسی باتیں مادہ پرست بے دین اور ملحدین تو کہہ سکتے ہیں مگر خود کو مسلمان کہلانے والوں کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔ افلاسِ فکر اور قلتِ ایمان کی انتہا ہے بلکہ شرم اور ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ یہودیوں کا تو یہ حال ہو کہ ایتھوپیا کے قحط زدہ یہودی قبیلہ جس کے وجود تک سے دنیا ناواقف تھی مگر محض ہم عقیدہ ہونے کی بنیاد پر اسرائیل کے طیارے اس سیاہ فام حبشی قبیلے کے تمام افراد کو اٹھا کر اپنے ہاں لے گئے۔ اور انہیں خوراک لباس، رہائش علاج اور دوسری سہولتیں مہیا کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا مہمان بنا لیا۔

اور ہمارے دوستوں کا کردار اللہ اللہ ع

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

پھر افغانستان کی جنگ پاکستان کی دفاعی جنگ ہے سات سال سے افغان مجاہدین سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہماری سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں تو کیا یہ ہمارا اخلاقی، قومی اور ملّی فریضہ نہیں کہ ہم اپنے محافظ سپاہیوں کے معصوم اور یتیم بچوں، ان کی بیواؤں، ضعیف مردوں، بوڑھوں اور عورتوں کو سر چھپانے کی جگہ اور دو وقت کی روٹی مہیا کرنے کا انتظام کردیں۔

عالم اسلام، اہل اسلام کا مشترک وطن ہے ہر مسلمان کو کسی بھی جگہ پر رہنے پناہ لینے اور زندگی گذارنے کا حق حاصل ہے ع

ہر مُلک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ماست

کل جب ہم انگریزوں کے خلاف برسرپیکار تھے تو افغانستان کی سرزمین نے ہمیں پناہ دی تھی آج افغان روسیوں سے نبرد آزما ہیں تو انہیں بھی پڑوسی ممالک میں پناہ حاصل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ کل تک افغانستان، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور برما ایک ہی ملک اور ایک ہی وطن تھا ہم وطنی کی بنیاد پر سب ایک قوم تھے سرحدیں ہزار بدلیں بڑھیں یا گھٹیں ایمانی رشتے اس سے منقطع نہیں ہوسکتے۔

ڈاکٹر نجیب اللہ کا ۱۵ جنوری سے اعلان جنگ بندی دھوکہ دہی اور پُر فریب سیاسی پروپیگنڈہ کے سوا کچھ بھی نہیں اس پیشکش سے روس کے جارحانہ عزائم میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح مسئلہ افغانستان پر روس اور امریکہ کے مذاکرات اپنی جگہ جتنے بھی خوش آئند ہوں مگر یہ حقیقت ہے کہ وہ اصولوں سے زیادہ اپنے مفادات کی نگہبانی کرتے ہیں۔ روس، افغانستان کے راستے پاکستان، ایران اور مشرق وسطیٰ کی تاک میں ہے وہ افغانستان میں آیا اس لئے ہے کہ وہاں ہمیشہ کے لئے اپنا تسلط قائم کردے وہ اس جنگ میں ۲۵ ہزار سے زائد اپنے فوجی جوان ہلاک کرچکا ہے دائمی تسلط کی مستقل راہ حاصل کئے بغیر بخوشی واپسی جانے پہ وہ کبھی بھی رضامند نہیں ہوسکتا۔

اور اب کویت میں منعقد ہونے والی مسلم سربراہ کانفرنس کو مسئلہ افغانستان پر روسی اقتدار کے ماضی کے کردار کا بھی جائزہ لینا ہوگا کہ

روسی قیادت بدلتی رہی مگر اس کے عزائم اور پالیسی ہمیشہ وہی رہی جو اس نے روز اول سے اختیار کرلی۔ افغانستان میں سات سالہ طویل جنگ سے بھی بظاہر یہ عندیہ ملتا ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ افغانستان میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ صبر وضبط اور سست روی کی یہ طویل پالیسی، روس کا پرانا وطیرہ ہے۔ جسے وہ اپنی توسیع پسندی کے مذموم منصوبہ کی تکمیل میں اختیار کئے ہوئے ہے۔ افغانستان کو کمیونزم کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے مؤثر طریقۂ تعلیم، نظریات کی تبدیلی ریڈیو، ٹی وی ویژن اور اخبارات کے پرزور کمیونسٹ پروپیگنڈہ، ہزاروں

افغان نوجوانوں کی روس میں تربیت اور افغانستان میں نظامِ تعلیم کی کلی طور پر تبدیلی یہ سب اس منصوبہ کے تکمیلی مراحل ہیں ۔ صرف یہ نہیں بلکہ اب تو روس پاکستان کو بھی اپنا قصوروار ٹھہرا رہا ہے ۔ جس نے تیس لاکھ سے زائد مہاجرین بے گھر اور بے خانماں افغان بوڑھوں ، بچوں اور عورتوں کو اپنے ملک میں خدا کی زمین پر رہنے کی اجازت دے دی ہے ۔ یہی وجہ جواز ہے جس کے پیشِ نظر روس مسلسل پاکستان کے سرحدی علاقوں پر بمباری اور گولہ باری کر رہا ہے ۔ کہ وہ بے گناہ افغانیوں کو روسی ٹینکوں ، توپوں ، بندوقوں اور مشین گنوں سے کیوں تحفظ مہیا کر رہا ہے ۔

مگر یاد رہے کہ روس پاکستان پر براہِ راست حملہ آور ہونے کی پوزیشن میں نہیں ۔ وہ ہمارے اندرونی حالات پر نظر رکھے ہوئے ہے ۔ کہ وہ اپنے گماشتوں اور ایجنٹوں کے ذریعہ یہاں دہشت گردی ، بے اعتمادی اور انتشار پھیلا کر ملکی سالمیت اور قومی و ملی وجود کے لئے خطرہ پیدا کر دے ۔ بھارت بھی ہمارے ایسے داخلی انتشار اور اندرونی بگاڑ سے فائدہ اٹھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دے گا ۔

اس نقطہ کو ذہن میں رکھ کر اب ملکی ، صوبائی ، قومی اور علاقائی سطح پر اپنے حالات کا جائزہ لیں ۔ اور بین الاقوامی سطح پر ابھرنے والے سیاسیات ، سندھ اور کراچی کے بھیانک فسادات اور عصبیت اور قومیت کے نعرہ ہائے جاہلیت کی موثر تباہ کاریاں دیکھیں تو یقین کرنا پڑتا ہے کہ واقعۃً پاکستان آج ان ہی خطرات سے دوچار ہے ۔

خارجی حالات سے صرف نظر بیدار اور زندہ قوموں کا شیوہ نہیں ۔ ماسکو ، دہلی اور کابل پاکستان دشمنی میں ایک مربوط اور مضبوط تکون کی شکل میں فعّال اور سرگرم ہیں ۔ اندرونِ ملک سوشلسٹ اور کمیونسٹ لابی داخلی انتشار کے بگوڑے سے پوری طرح فائدہ اٹھا رہی ہے ۔

اربابِ حل و عقد خواہ وہ حکمران ہوں یا سیاستدان ، سب کے لئے کراچی کے فسادات کے پس منظر میں عوامل و محرکات اور داخلی بحران اور کابل دہلی اور ماسکو کے عزائم میں ربط و تعلق تلاش کرنے میں اب کوئی دقت باقی نہیں رہی پاکستان پہلے بھی بیرونی جارحیت کے نتیجے میں دولخت ہو چکا ہے ۔ اب مزید لخت لخت کر دینے کی مضبوط منصوبہ بندی کی جا رہی ہے ۔

ایسے حالات میں خطرات کی سنگینی کے احساس کے ساتھ ساتھ اپنی بقا اور سلامتی کی راہ انابت الی اللہ ، نفاذِ شریعت ، باہمی اعتماد و اتحاد یک رنگی ، جرأت و استقامت اور صحیح موقف میں ہے ۔

اگر ہم نے تنزل سے ترقی اور انتشار سے اتحاد کی طرف لوٹنا ہے ۔ تو اللہ ہی کی رسی کو مضبوطی سے تھام کر شیرازہ بندی کی جا سکتی ہے ۔ پناہ صرف اللہ کے دامن میں مل سکتی ہے ۔ اور اگر خدانخواستہ اب بھی ہم نہ سنبھلے تو بقول مولانا سمیع الحق مدیر الحق کے " ہمارا رہا سہا شیرازہ بکھر گیا تو پاکستان کی تباہی برصغیر کے مسلمانوں کے لئے تاریخ کی سب سے بڑی تباہی ثابت ہوگی ۔ خلافتِ عباسیہ کے زوال ، مسجدِ اقصیٰ کے سقوط ، سقوطِ ڈھاکہ اور فتنۂ تاتار

وہاں کر سے بڑھ کر المیہ اس لئے کہ بظاہر اس کے بعد برصغیر کے تقریباً بیس کروڑ مسلمانوں کو کہیں بھی پناہ نہ مل سکے گی اور اسلامی دنیا کے نقشہ پر کسی اور سپین اور روسی ترکستان کے دھندلے اور مٹے ہوئے نقوش ابھر آئیں گے۔ بہرحال کوئی دوسرا ملک ہمارے قومی مفادات یا علاقائی تحفظ کی خاطر یہاں آکر جنگ نہیں کرے گا ہمیں اپنی بقا اور سالمیت کے تحفظ کے لئے خود اعتمادی اور اپنے وسائل پر انحصار کرنا ہو گا۔ بہرتقدیر اس وقت مسئلہ جنرل نجیب اللہ کے اعلانِ جنگ بندی پر اعتماد کرنے یا افغانستان کی کٹھ پتلی حکومت کو تسلیم کرنے یا اس سے براہِ راست مذاکرات کرنے کا نہیں بلکہ ملکی بقا و سالمیت، افغانستان میں آزاد افغان حکومت کی بحالی اور روسی حکومت کو وہاں سے رخصت کرنا ہے۔ خدا کرے کہ ذمہ دارانِ قوم وملت، رہبرانِ اسلام اور سربراہان ممالک مسئلہ افغانستان میں اپنے ٹھوس مضبوط اور متحدہ موقف کے ساتھ ساتھ ایک منظم اور موثر لائحہ عمل کے اختیار کرنے میں بھی کامیاب ہو سکیں۔

وما ذالک علی اللہ العزیز ۔ (ادارہ)

عصرِ حاضر کی بے نظیر تفسیر

مَعَارِفُ القرآن

حقائق و معارف کلام اللہ
اور علومِ قرآن کا جامع ذخیرہ
ساتویں اور آخری جلد
چھپ کر تیار ہے

حضرۃ العلامہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

پاکستان بھر میں واحد تقسیم کار

ہدیہ: ۱۰۰ روپے اعلیٰ ڈائی دار جلد سٹاک محدود فوراً حاصل کیجیے مکتبہ مدنیہ لاہور

ہمارے ہاں ہر قسم کی دینی و نصابی کتب نیز ردِّ شرک و بدعت پر لاجواب لٹریچر بھی دستیاب ہے وی پی بھیجنے کا خصوصی انتظام موجود ہے۔ اپنے مسلک کے مکتبہ سے تعاون کر کے اسے اس قابل بنائیں کہ وہ مزید اپنے اکابر کی تالیفات شائع کر سکے۔ علماءِ اہلِ سنّت دیوبند کی تصنیفات کا واحد مرکز

مکتبہ مدنیہ ○ ۱۷۔ اردو بازار لاہور فون ۶۲۵۲۰